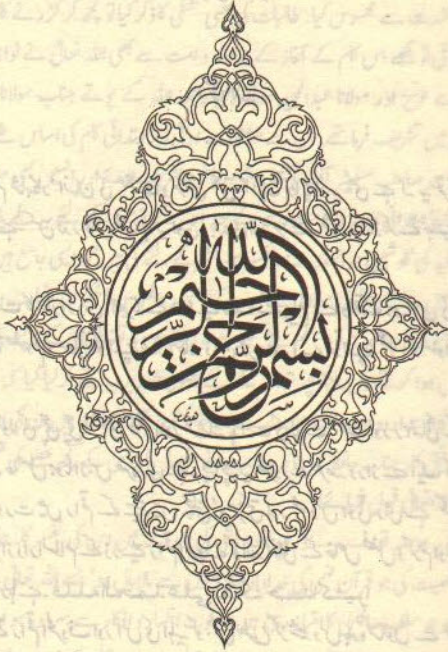


✽ اس قرآن کو ہم نے نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں  
✽ بیشک یہ قرآن بہت بڑی عزت والا ہے جو ایک محفوظ کتاب میں دُرج ہے



شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ  
تیشیہ قرآن اس راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھی ہے



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمہ

تفسیر ”احسن البیان“ اور اس کی چند امتیازی خصوصیات

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ (۱۹۹۳ء) میں اللہ تعالیٰ نے زندگی میں پہلی مرتبہ عمرے کی سعادت سے ہم کنار اور خانہ کعبہ و مسجد نبوی کی زیارت سے مشرف فرمایا۔ یہ سفر مبارک ریاض (سعودی عرب) کے احباب جماعت کے تعاون سے ہوا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ حسن اتفاق سے اسی سال یعنی ذیہدہ مینے کے بعد ذوالقعدہ کے آخر میں رابطہ عالم اسلامی (مکہ مکرمہ) کی طرف سے ایام حج میں ضیافت کی دعوت مل گئی اور اس دعوت نامے کی بنیاد پر حج کا ویزا مل گیا اور یوں راقم فریضہ حج کی سعادت سے بھی بہرہ مند ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

عمرہ اور حج کے ان دونوں مبارک موقعوں پر مقدس مقامات اور خصوصی اوقات میں راقم نے دیگر دعاؤں کے ساتھ ایک خصوصی دعا نہایت الحاح و خلوص سے یہ کہ یا اللہ! معاشی کفالت کا ایسا آبرو مندانہ انتظام فرمادے کہ میں صحافت کے خارزار سے نکل کر گوشہ عافیت و تنہائی میں بیٹھے قرآن کریم اور حدیث رسول ﷺ کی محسوس علمی خدمت انجام دے سکوں۔ ساتھ ہی بارگاہ الہی میں یہ بھی عرض کیا کہ اس علمی خدمت کے لئے جس استعداد و صلاحیت کی ضرورت ہے، اس سے راقم کا دامن خالی ہے، اپنے فضل خاص سے قرآن و حدیث کے فہم کے لئے راقم کا سینہ بھی کھول دے، ان کی مشکلات و غوامض کو آسان اور قلم میں روانی و شکستگی پیدا فرمادے تاکہ میری علمی حتمی ماضی اس اہم کام میں رکاوٹ نہ بنے۔

اللہ تعالیٰ نے، معلوم ہوتا ہے، اس بندہ عاجز کی دعا قبول فرمائی اور ایسے اسباب مہیا فرمادیے کہ اس کے چند مہینے بعد ہی محب کرم جناب عبدالملک مجاہد صاحب یتبیک ڈائریکٹر ادارہ دارالسلام نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں قرآن پاک کے ترجمہ پر مختصر حواشی تحریر کروں اور اس بات کا اظہار کیا کہ ریاض تشریف لائیں تاکہ ادارے کے رفقاء کرام کے مشورے اور براہ راست گفرائی میں یہ کام سرانجام پاسکے۔ ادارہ دارالسلام نے

جس کا بندوبست کر دیا، ٹکٹ آگیا اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کے تعاون سے ویزا لگوانے کے بعد راقم شعبان ۱۴۱۳ھ بمطابق فروری ۱۹۹۳ء میں ریاض چلا گیا۔ میرے ہمراہ کیلانی خاندان کے مشہور خطاط محمد یعقوب صاحب بھی تھے تاکہ وہ ساتھ ساتھ کتبیت کرتے جائیں۔

اس سفر کا مقصد صرف اور صرف قرآنی خدمت ہی تھا۔ غیر ضروری تفصیلات سے قطع نظر راقم نے ریاض میں قرآن کریم کا حاشیہ تحریر کرنے کا آغاز کر دیا، جس کی تکمیل یہاں پاکستان میں آکر ہوئی۔ مولانا مجاہد صاحب کی خواہش تو یہ تھی کہ اس کی تکمیل ریاض میں ہی ہو تاکہ یہ کلام جلد ہو جائے، کیوں کہ وہ کم از کم وقت میں اس کی تکمیل چاہتے تھے۔ تاہم راقم کے لئے وہاں زیادہ عرصہ رہنا نہایت مشکل تھا، اس لئے انہوں نے پھر مہینہ فرمائی اور راقم کو پاکستان آنے کی اجازت دے دی، چنانچہ راقم موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سری مرتبہ حج و عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے فوراً بعد پاکستان آگیا۔ اللہ تعالیٰ اس حج کو مہرور اور اس سعی کو مستحضر فرمائے۔ راقم نے حسب وعدہ پاکستان واپس آنے کے بعد اس کی تکمیل ہی کو اولیت و اہمیت دی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی دست گیری فرمائی اور یوں حاشیہ نویسی یا تفسیر نگاری کا یہ غایت درجہ مشکل اور نہایت جان گذاز مرحلہ زیادہ مہینے میں طے پا گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک الف الف مرۃ۔

اس وقت ایک اہم خلا تو نے انداز سے سلفی تفسیر کا ہے، جسے پر کرنے کی شدید ضرورت ہے اور یہ درحقیقہ کے پروگرام میں شامل بھی ہے۔ تاہم جب تک یہ تفصیلی تفسیر میسر نہیں آتی، یہ مختصر تفسیر بھی قرآن کریم کے معنی و مطالب کے سمجھنے کے لئے ان شاء اللہ کافی مفید ثابت ہوگی۔

یہ حاشیہ قرآن یا مختصر تفسیر ”احسن البیان“ جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس میں اگرچہ جگہ کی محدودیت کی وجہ سے زیادہ تفصیل سے کام نہیں لیا گیا، تاہم پھر بھی کوشش کی گئی ہے کہ عوام کو قرآن فی حق اور اس کے مشکل مقامات کے لئے جتنی تفصیل کی ضرورت ہے، اسے اختصار و جامعیت کے ساتھ ضرور پیش کیا جائے۔ اس میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے، قارئین اور اہل علم پڑھ کر ہی اس کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اس کے باوجود قارئین کہیں تشنگی محسوس کریں تو اس کی وجہ راقم کی علمی کوتاہی کے علاوہ، وہی جگہ کی محدودیت بھی ہے۔ اس کی مزید خصوصیات حسب ذیل ہیں:

۱۔ اسراۓلی اور ضعیف روایات کے بیان کرنے سے گریز اور صرف صحیح روایات کا اہتمام کیا گیا ہے۔  
۲۔ شان نزول اور سورتوں کے فضائل میں بکثرت روایات مروی ہیں لیکن ان میں بھی صحیح روایات بہت کم ہیں۔ عدم گنجائش کی وجہ سے مشہور ضعیف روایات کی تردید تو ممکن نہیں تھی اس لئے صرف یہ التزام کیا گیا ہے کہ صرف صحیح اور مستند روایت ذکر کر دی جائے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو روایات اس میں نقل نہیں ہوئیں، وہ کتنی بھی مشہور ہیں، بالعموم غیر مستند ہیں۔  
۳۔ علمی مسائل و مباحث سے اسے گراں بار نہیں کیا گیا ہے، کیوں کہ اس کا محل مفصل تفسیر ہے۔ صرف



سورة	آیت	سورة	آیت	سورة	آیت
النحل	۱۷۴۱۰	آل عمران	۶۲	النساء	۱۷۴۱۰
"	۵۴۳۵۲	"	۶۳	المائدة	۷۳
"	۷۳۳۶۵	"	۸۷	الاعراف	۱۹
"	۸۱۳۷۸	"	۷۳	الاغراف	۷۰
بنی اسرائیل	۱۲	"	۷۳	التوبة	۳۱
"	۲۲	"	۷۳	یوسف	۳۹
"	۶۶	"	۷۳	الرعد	۱۶
"	۶۷	"	۷۳	ابراہیم	۵۳
الكهف	۹	"	۷۳	النحل	۲۲
طہ	۵۴۳۵۳	"	۷۳	بنی اسرائیل	۲۶
الانبیاء	۳۳۳۳۰	"	۷۳	مكة السجدة	۳۷
المؤمنون	۸۰۳۷۸	"	۷۳	الشورى	۳۳۳۳۲۹
النور	۹۵۳۸۳	"	۷۳	الزخرف	۱۳۳۹
الفرقان	۵۴۳۳۵	"	۷۳	"	۸۷
"	۶۲	"	۷۳	الحج	۳۳
الشعراء	۷	"	۷۳	العنكبوت	۲۶
"	۲۸	"	۷۳	الصافات	۲
"	۲۸	"	۷۳	ص	۵
النمل	۶۵۳۶۰	"	۷۳	الزمر	۶۵
"	۸۶	"	۷۳	"	۲
العنكبوت	۲۳	"	۷۳	المؤمن	۸۳
"	۶۳۳۶۱	"	۷۳	حم السجدة	۶
الروم	۲۵۳۲۰	"	۷۳	الممتحنة	۳
"	۳۵۳۳۳	"	۷۳	الإخلاص	۱
"	۳۷	"	۷۳	اللہ کے سوا کوئی	
"	۴۶	"	۷۳	اور معبود نہیں	
المُرسلات	۳۳۳۲۰	"	۷۳	البقرة	۱۶۳
"	۲۷۳۲۵	"	۷۳	آل عمران	۲۵۵
الغاشية	۲۰۳۱۷	"	۷۳	"	۶
وحدانیت		"	۷۳	"	۱۸
البقرة	۱۳۳	"	۷۳	"	
"	۱۶۳	"	۷۳	"	

سورة	آیت	سورة	آیت	سورة	آیت
النساء	۱۷۴۱۰	آل عمران	۶۲	النساء	۱۷۴۱۰
المؤمنون	۲۳	"	۶۳	المائدة	۷۳
"	۹۱	"	۸۷	الاعراف	۱۹
"	۱۱۶	"	۷۳	الاغراف	۷۰
النمل	۲۶	"	۷۳	التوبة	۳۱
"	۵۹	"	۷۳	یوسف	۳۹
"	۶۳	"	۷۳	الرعد	۱۶
القصص	۷۳	"	۷۳	ابراہیم	۵۳
"	۸۸	"	۷۳	النحل	۲۲
الفاطر	۳	"	۷۳	بنی اسرائیل	۲۶
یس	۶۱	"	۷۳	مكة السجدة	۳۷
الصافات	۳۵	"	۷۳	الشورى	۳۳۳۳۲۹
ص	۶۵	"	۷۳	الزخرف	۱۳۳۹
الزمر	۳۲	"	۷۳	"	۸۷
"	۶	"	۷۳	الحج	۳۳
المؤمن	۳	"	۷۳	العنكبوت	۲۶
"	۶۶	"	۷۳	الصافات	۲
حم السجدة	۱۳	"	۷۳	ص	۵
الزخرف	۸۳	"	۷۳	الزمر	۶۵
الدخان	۸	"	۷۳	"	۲
الاحقاف	۲۱	"	۷۳	المؤمن	۸۳
محمد	۱۹	"	۷۳	حم السجدة	۶
الطور	۲۳	"	۷۳	الممتحنة	۳
الحشر	۲۳	"	۷۳	الإخلاص	۱
التغابن	۱۳	"	۷۳	اللہ کے سوا کوئی	
المزمل	۹	"	۷۳	اور معبود نہیں	
حيات وبقا		"	۷۳	البقرة	۱۶۳
البقرة	۲۵۵	"	۷۳	آل عمران	۲۵۵
آل عمران	۲	"	۷۳	"	۶
طہ	۷۳	"	۷۳	"	۱۸



## رُ موزِ اوقاف

قرآن مجید کی تلاوت کیلئے یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ کہاں ٹھہرنا چاہئے اور کہاں نہیں۔ قرآن مجید صحیح پڑھنے کیلئے خاص خاص علامتیں مقرر ہیں جنہیں رُ موزِ اوقاف کہتے ہیں۔ ان کی مفصل کیفیت درج ذیل ہے:

**۱۔ وقف لازم:** اس علامت پر ضرور ٹھہرنا چاہئے ورنہ عبارت کا مطلب منشاء الٰہی کے خلاف ہو جائے گا۔ **ط** وقف مطلق: یہاں ٹھہرے بغیر گزرتا نہیں چاہئے، بہتر یہی ہے کہ اس پر وقف کر کے (ٹھہر کر) اگلے لفظ سے ابتدا کی جائے۔ **ج** وقف جائز: یہاں ٹھہرنا اور نہ ٹھہرنا دونوں طرح جائز ہے لیکن ٹھہر جانا بہتر ہے۔ **ذ** وقف مجوز: اس علامت پر نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔ **ص** وقف مرخص: یہاں پہلے اور بعد والے دونوں کلمات کو ملا کر پڑھنا چاہئے لیکن تھک جانے کی حالت میں ٹھہرنا جائز ہے۔ **ق** قبل علیہ الوقف (کہا گیا ہے کہ یہاں وقف ہے): یہاں ٹھہرنا اور نہ ٹھہرنا دونوں جائز ہیں مگر ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔ **لا** لاوقف علیہ (یہاں کوئی وقف نہیں): یہاں ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہئے بلکہ اگر بھولے سے وقف ہو جائے تو پہلے لفظ کے ساتھ ملا کر دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ **لف**: اس علامت پر ٹھہر جانا چاہئے۔ **سکنة**: اس جگہ آواز توڑ دے سانس نہ توڑے۔ **وقفة**: یہ لمبے سانس کی علامت ہے اس جگہ ذرا دیر تک آواز کو توڑے رکھے۔ **صل**: قد یوصل (کبھی ملا کر پڑھا جاتا ہے): یہاں وقف کرنا احسن ہے۔ **صلے** الوصل اولیٰ: یعنی ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔ جہاں ایک سے زیادہ علامتیں اوپر نیچے ہوں وہاں اوپر کی علامت کا اعتبار ہے اور اگر ایک سے زیادہ علامتیں سیدھ میں ہوں تو آخری علامت کا اعتبار ہوگا۔ **○** آیت کے ختم ہونے کی علامت ہے۔ اگر صرف یہی علامت ہو تو ٹھہر جانا چاہئے۔ **◆◆** اگر کوئی عبارت ایسے تین تین نقطوں کے درمیان گھری ہوئی ہو تو پہلے تین نقطوں پر ٹھہرنا اور دوسرے تین نقطوں پر نہ ٹھہرنا یا

اس کے برعکس عمل کرنا چاہئے۔ اس قسم کی عبارت کو معانقہ یا مع کہتے ہیں۔ **۵** غیر کوئی قراء کے نزدیک اس علامت پر بھی آیت ختم ہو جاتی ہے۔ اس پر ٹھہر جانا چاہئے اور اگر اس پر کوئی اور علامت ہو تو اسی کا اعتبار ہوگا۔

## ضروری وضاحت

اوپر لا کے سلسلہ میں کہا گیا ہے کہ یہاں ہرگز نہ ٹھہرا جائے۔ لیکن یہ صرف ایسے مقامات کیلئے ہے جہاں لا گول آیت **لا** کے اوپر نہ ہو، کیونکہ گول آیت پر تو ٹھہرنا سنت ہے چاہے اس پر لا بھی ہو۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵					



تفسیر  
سُورَةُ الْفَاتِحَةِ  
(اردو)

تفسیر  
حسن البیان  
(اردو)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہر جملہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۱) الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۲) مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۳) إِيَّاكَ نَعْبُدُ

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے ۱) جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ۲) بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ۳) (۳) ہم نے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے ۴) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد

مانگے۔ عمل یا بعد یا سورت کے بعد اتنا سکتہ کرے کہ مقتدی سورہ فاتحہ پڑھ لیں۔ (صحیح روایات سے قرات کے بعد سکتہ ہے۔ اس طرح آیت قرآن اور احادیث صحیحہ میں الحمد للہ کوئی تعارض نہیں رہتا۔ دونوں پر عمل ہو جاتا ہے۔ جب کہ مقتدی کی ممانعت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خاکہ بدین قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں ٹکراؤ ہے اور دونوں میں سے کسی ایک پر عمل ہو سکتا ہے۔ بیک وقت دونوں پر عمل ممکن نہیں۔ فَتَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ هَذَا۔ مزید دیکھئے سورہ الاعراف آیت ۳۸)۔

یہ سورت کی ہے۔ مکی یا مدنی کا مطلب یہ ہے کہ جو سورتیں ہجرت (۳) نبوت سے قبل نازل ہوئیں وہ مکی ہیں، خواہ وہ مکہ مکرمہ میں ہو یا اس کے اطراف و جوانب میں۔ اور مدنی وہ سورتیں ہیں جو ہجرت کے بعد نازل ہوئیں، خواہ وہ مدینہ کے اطراف میں نازل ہوئیں یا اس سے دور۔ حتیٰ کہ مکہ اور اس کے اطراف ہی میں کیوں نہ نازل ہوئی ہوں۔

بسم اللہ کی بہت اختلاف ہے کہ آیا یہ سورت کی مستقل آیت ہے یا ہر سورت کی آیت کا حصہ ہے یا یہ صرف سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہے یا یہ کسی بھی سورت کی مستقل آیت نہیں ہے اسے صرف دوسری سورت سے ممتاز کرنے کے لیے ہر سورت کے آغاز میں لکھا جاتا ہے۔ قراء مکہ و کوفہ نے اسے سورہ فاتحہ سمیت ہر سورت کی آیت قرار دیا ہے۔ مگر قراء مدینہ و یثرب و شام نے اسے کسی بھی سورت کی آیت تسلیم نہیں کیا ہے، سوائے سورہ قل کی آیت ۳۰ کے کہ کہ جس میں صریحاً بسم اللہ اس کا زور ہے۔ محقق عسکری احمد شاکر مصری مرحوم نے اپنا خلاصہ تحقیق اس طرح بیان فرمایا ہے کہ قرآن میں جہاں بسم اللہ لکھی ہوئی ہے، وہاں قرآنی آیت ہے۔ البتہ اس کا اس سورت کی آیت ہونا جس کے شروع میں آیت ہے یا اس کا مستقل آیت ہونا، محل نظر و بحث ہے۔ میرے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ سورہ قوبہ کے علاوہ یہ ہر سورت کی آیت ہے۔ اس لیے ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر سورت کے پڑھنے سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھے، سوائے سورہ قوبہ کے چاہے اسی سورت سے تلاوت کا آغاز کرے یا دوران تلاوت کوئی سورت آجائے۔ "ماشیہ ترقی" ج ۲ ص ۲۸۱ ص ۲۸۲ ص ۲۸۳ ص ۲۸۴ ص ۲۸۵ ص ۲۸۶ ص ۲۸۷ ص ۲۸۸ ص ۲۸۹ ص ۲۹۰ ص ۲۹۱ ص ۲۹۲ ص ۲۹۳ ص ۲۹۴ ص ۲۹۵ ص ۲۹۶ ص ۲۹۷ ص ۲۹۸ ص ۲۹۹ ص ۳۰۰ ص ۳۰۱ ص ۳۰۲ ص ۳۰۳ ص ۳۰۴ ص ۳۰۵ ص ۳۰۶ ص ۳۰۷ ص ۳۰۸ ص ۳۰۹ ص ۳۱۰ ص ۳۱۱ ص ۳۱۲ ص ۳۱۳ ص ۳۱۴ ص ۳۱۵ ص ۳۱۶ ص ۳۱۷ ص ۳۱۸ ص ۳۱۹ ص ۳۲۰ ص ۳۲۱ ص ۳۲۲ ص ۳۲۳ ص ۳۲۴ ص ۳۲۵ ص ۳۲۶ ص ۳۲۷ ص ۳۲۸ ص ۳۲۹ ص ۳۳۰ ص ۳۳۱ ص ۳۳۲ ص ۳۳۳ ص ۳۳۴ ص ۳۳۵ ص ۳۳۶ ص ۳۳۷ ص ۳۳۸ ص ۳۳۹ ص ۳۴۰ ص ۳۴۱ ص ۳۴۲ ص ۳۴۳ ص ۳۴۴ ص ۳۴۵ ص ۳۴۶ ص ۳۴۷ ص ۳۴۸ ص ۳۴۹ ص ۳۵۰ ص ۳۵۱ ص ۳۵۲ ص ۳۵۳ ص ۳۵۴ ص ۳۵۵ ص ۳۵۶ ص ۳۵۷ ص ۳۵۸ ص ۳۵۹ ص ۳۶۰ ص ۳۶۱ ص ۳۶۲ ص ۳۶۳ ص ۳۶۴ ص ۳۶۵ ص ۳۶۶ ص ۳۶۷ ص ۳۶۸ ص ۳۶۹ ص ۳۷۰ ص ۳۷۱ ص ۳۷۲ ص ۳۷۳ ص ۳۷۴ ص ۳۷۵ ص ۳۷۶ ص ۳۷۷ ص ۳۷۸ ص ۳۷۹ ص ۳۸۰ ص ۳۸۱ ص ۳۸۲ ص ۳۸۳ ص ۳۸۴ ص ۳۸۵ ص ۳۸۶ ص ۳۸۷ ص ۳۸۸ ص ۳۸۹ ص ۳۹۰ ص ۳۹۱ ص ۳۹۲ ص ۳۹۳ ص ۳۹۴ ص ۳۹۵ ص ۳۹۶ ص ۳۹۷ ص ۳۹۸ ص ۳۹۹ ص ۴۰۰ ص ۴۰۱ ص ۴۰۲ ص ۴۰۳ ص ۴۰۴ ص ۴۰۵ ص ۴۰۶ ص ۴۰۷ ص ۴۰۸ ص ۴۰۹ ص ۴۱۰ ص ۴۱۱ ص ۴۱۲ ص ۴۱۳ ص ۴۱۴ ص ۴۱۵ ص ۴۱۶ ص ۴۱۷ ص ۴۱۸ ص ۴۱۹ ص ۴۲۰ ص ۴۲۱ ص ۴۲۲ ص ۴۲۳ ص ۴۲۴ ص ۴۲۵ ص ۴۲۶ ص ۴۲۷ ص ۴۲۸ ص ۴۲۹ ص ۴۳۰ ص ۴۳۱ ص ۴۳۲ ص ۴۳۳ ص ۴۳۴ ص ۴۳۵ ص ۴۳۶ ص ۴۳۷ ص ۴۳۸ ص ۴۳۹ ص ۴۴۰ ص ۴۴۱ ص ۴۴۲ ص ۴۴۳ ص ۴۴۴ ص ۴۴۵ ص ۴۴۶ ص ۴۴۷ ص ۴۴۸ ص ۴۴۹ ص ۴۵۰ ص ۴۵۱ ص ۴۵۲ ص ۴۵۳ ص ۴۵۴ ص ۴۵۵ ص ۴۵۶ ص ۴۵۷ ص ۴۵۸ ص ۴۵۹ ص ۴۶۰ ص ۴۶۱ ص ۴۶۲ ص ۴۶۳ ص ۴۶۴ ص ۴۶۵ ص ۴۶۶ ص ۴۶۷ ص ۴۶۸ ص ۴۶۹ ص ۴۷۰ ص ۴۷۱ ص ۴۷۲ ص ۴۷۳ ص ۴۷۴ ص ۴۷۵ ص ۴۷۶ ص ۴۷۷ ص ۴۷۸ ص ۴۷۹ ص ۴۸۰ ص ۴۸۱ ص ۴۸۲ ص ۴۸۳ ص ۴۸۴ ص ۴۸۵ ص ۴۸۶ ص ۴۸۷ ص ۴۸۸ ص ۴۸۹ ص ۴۹۰ ص ۴۹۱ ص ۴۹۲ ص ۴۹۳ ص ۴۹۴ ص ۴۹۵ ص ۴۹۶ ص ۴۹۷ ص ۴۹۸ ص ۴۹۹ ص ۵۰۰ ص ۵۰۱ ص ۵۰۲ ص ۵۰۳ ص ۵۰۴ ص ۵۰۵ ص ۵۰۶ ص ۵۰۷ ص ۵۰۸ ص ۵۰۹ ص ۵۱۰ ص ۵۱۱ ص ۵۱۲ ص ۵۱۳ ص ۵۱۴ ص ۵۱۵ ص ۵۱۶ ص ۵۱۷ ص ۵۱۸ ص ۵۱۹ ص ۵۲۰ ص ۵۲۱ ص ۵۲۲ ص ۵۲۳ ص ۵۲۴ ص ۵۲۵ ص ۵۲۶ ص ۵۲۷ ص ۵۲۸ ص ۵۲۹ ص ۵۳۰ ص ۵۳۱ ص ۵۳۲ ص ۵۳۳ ص ۵۳۴ ص ۵۳۵ ص ۵۳۶ ص ۵۳۷ ص ۵۳۸ ص ۵۳۹ ص ۵۴۰ ص ۵۴۱ ص ۵۴۲ ص ۵۴۳ ص ۵۴۴ ص ۵۴۵ ص ۵۴۶ ص ۵۴۷ ص ۵۴۸ ص ۵۴۹ ص ۵۵۰ ص ۵۵۱ ص ۵۵۲ ص ۵۵۳ ص ۵۵۴ ص ۵۵۵ ص ۵۵۶ ص ۵۵۷ ص ۵۵۸ ص ۵۵۹ ص ۵۶۰ ص ۵۶۱ ص ۵۶۲ ص ۵۶۳ ص ۵۶۴ ص ۵۶۵ ص ۵۶۶ ص ۵۶۷ ص ۵۶۸ ص ۵۶۹ ص ۵۷۰ ص ۵۷۱ ص ۵۷۲ ص ۵۷۳ ص ۵۷۴ ص ۵۷۵ ص ۵۷۶ ص ۵۷۷ ص ۵۷۸ ص ۵۷۹ ص ۵۸۰ ص ۵۸۱ ص ۵۸۲ ص ۵۸۳ ص ۵۸۴ ص ۵۸۵ ص ۵۸۶ ص ۵۸۷ ص ۵۸۸ ص ۵۸۹ ص ۵۹۰ ص ۵۹۱ ص ۵۹۲ ص ۵۹۳ ص ۵۹۴ ص ۵۹۵ ص ۵۹۶ ص ۵۹۷ ص ۵۹۸ ص ۵۹۹ ص ۶۰۰ ص ۶۰۱ ص ۶۰۲ ص ۶۰۳ ص ۶۰۴ ص ۶۰۵ ص ۶۰۶ ص ۶۰۷ ص ۶۰۸ ص ۶۰۹ ص ۶۱۰ ص ۶۱۱ ص ۶۱۲ ص ۶۱۳ ص ۶۱۴ ص ۶۱۵ ص ۶۱۶ ص ۶۱۷ ص ۶۱۸ ص ۶۱۹ ص ۶۲۰ ص ۶۲۱ ص ۶۲۲ ص ۶۲۳ ص ۶۲۴ ص ۶۲۵ ص ۶۲۶ ص ۶۲۷ ص ۶۲۸ ص ۶۲۹ ص ۶۳۰ ص ۶۳۱ ص ۶۳۲ ص ۶۳۳ ص ۶۳۴ ص ۶۳۵ ص ۶۳۶ ص ۶۳۷ ص ۶۳۸ ص ۶۳۹ ص ۶۴۰ ص ۶۴۱ ص ۶۴۲ ص ۶۴۳ ص ۶۴۴ ص ۶۴۵ ص ۶۴۶ ص ۶۴۷ ص ۶۴۸ ص ۶۴۹ ص ۶۵۰ ص ۶۵۱ ص ۶۵۲ ص ۶۵۳ ص ۶۵۴ ص ۶۵۵ ص ۶۵۶ ص ۶۵۷ ص ۶۵۸ ص ۶۵۹ ص ۶۶۰ ص ۶۶۱ ص ۶۶۲ ص ۶۶۳ ص ۶۶۴ ص ۶۶۵ ص ۶۶۶ ص ۶۶۷ ص ۶۶۸ ص ۶۶۹ ص ۶۷۰ ص ۶۷۱ ص ۶۷۲ ص ۶۷۳ ص ۶۷۴ ص ۶۷۵ ص ۶۷۶ ص ۶۷۷ ص ۶۷۸ ص ۶۷۹ ص ۶۸۰ ص ۶۸۱ ص ۶۸۲ ص ۶۸۳ ص ۶۸۴ ص ۶۸۵ ص ۶۸۶ ص ۶۸۷ ص ۶۸۸ ص ۶۸۹ ص ۶۹۰ ص ۶۹۱ ص ۶۹۲ ص ۶۹۳ ص ۶۹۴ ص ۶۹۵ ص ۶۹۶ ص ۶۹۷ ص ۶۹۸ ص ۶۹۹ ص ۷۰۰ ص ۷۰۱ ص ۷۰۲ ص ۷۰۳ ص ۷۰۴ ص ۷۰۵ ص ۷۰۶ ص ۷۰۷ ص ۷۰۸ ص ۷۰۹ ص ۷۱۰ ص ۷۱۱ ص ۷۱۲ ص ۷۱۳ ص ۷۱۴ ص ۷۱۵ ص ۷۱۶ ص ۷۱۷ ص ۷۱۸ ص ۷۱۹ ص ۷۲۰ ص ۷۲۱ ص ۷۲۲ ص ۷۲۳ ص ۷۲۴ ص ۷۲۵ ص ۷۲۶ ص ۷۲۷ ص ۷۲۸ ص ۷۲۹ ص ۷۳۰ ص ۷۳۱ ص ۷۳۲ ص ۷۳۳ ص ۷۳۴ ص ۷۳۵ ص ۷۳۶ ص ۷۳۷ ص ۷۳۸ ص ۷۳۹ ص ۷۴۰ ص ۷۴۱ ص ۷۴۲ ص ۷۴۳ ص ۷۴۴ ص ۷۴۵ ص ۷۴۶ ص ۷۴۷ ص ۷۴۸ ص ۷۴۹ ص ۷۵۰ ص ۷۵۱ ص ۷۵۲ ص ۷۵۳ ص ۷۵۴ ص ۷۵۵ ص ۷۵۶ ص ۷۵۷ ص ۷۵۸ ص ۷۵۹ ص ۷۶۰ ص ۷۶۱ ص ۷۶۲ ص ۷۶۳ ص ۷۶۴ ص ۷۶۵ ص ۷۶۶ ص ۷۶۷ ص ۷۶۸ ص ۷۶۹ ص ۷۷۰ ص ۷۷۱ ص ۷۷۲ ص ۷۷۳ ص ۷۷۴ ص ۷۷۵ ص ۷۷۶ ص ۷۷۷ ص ۷۷۸ ص ۷۷۹ ص ۷۸۰ ص ۷۸۱ ص ۷۸۲ ص ۷۸۳ ص ۷۸۴ ص ۷۸۵ ص ۷۸۶ ص ۷۸۷ ص ۷۸۸ ص ۷۸۹ ص ۷۹۰ ص ۷۹۱ ص ۷۹۲ ص ۷۹۳ ص ۷۹۴ ص ۷۹۵ ص ۷۹۶ ص ۷۹۷ ص ۷۹۸ ص ۷۹۹ ص ۸۰۰ ص ۸۰۱ ص ۸۰۲ ص ۸۰۳ ص ۸۰۴ ص ۸۰۵ ص ۸۰۶ ص ۸۰۷ ص ۸۰۸ ص ۸۰۹ ص ۸۱۰ ص ۸۱۱ ص ۸۱۲ ص ۸۱۳ ص ۸۱۴ ص ۸۱۵ ص ۸۱۶ ص ۸۱۷ ص ۸۱۸ ص ۸۱۹ ص ۸۲۰ ص ۸۲۱ ص ۸۲۲ ص ۸۲۳ ص ۸۲۴ ص ۸۲۵ ص ۸۲۶ ص ۸۲۷ ص ۸۲۸ ص ۸۲۹ ص ۸۳۰ ص ۸۳۱ ص ۸۳۲ ص ۸۳۳ ص ۸۳۴ ص ۸۳۵ ص ۸۳۶ ص ۸۳۷ ص ۸۳۸ ص ۸۳۹ ص ۸۴۰ ص ۸۴۱ ص ۸۴۲ ص ۸۴۳ ص ۸۴۴ ص ۸۴۵ ص ۸۴۶ ص ۸۴۷ ص ۸۴۸ ص ۸۴۹ ص ۸۵۰ ص ۸۵۱ ص ۸۵۲ ص ۸۵۳ ص ۸۵۴ ص ۸۵۵ ص ۸۵۶ ص ۸۵۷ ص ۸۵۸ ص ۸۵۹ ص ۸۶۰ ص ۸۶۱ ص ۸۶۲ ص ۸۶۳ ص ۸۶۴ ص ۸۶۵ ص ۸۶۶ ص ۸۶۷ ص ۸۶۸ ص ۸۶۹ ص ۸۷۰ ص ۸۷۱ ص ۸۷۲ ص ۸۷۳ ص ۸۷۴ ص ۸۷۵ ص ۸۷۶ ص ۸۷۷ ص ۸۷۸ ص ۸۷۹ ص ۸۸۰ ص ۸۸۱ ص ۸۸۲ ص ۸۸۳ ص ۸۸۴ ص ۸۸۵ ص ۸۸۶ ص ۸۸۷ ص ۸۸۸ ص ۸۸۹ ص ۸۹۰ ص ۸۹۱ ص ۸۹۲ ص ۸۹۳ ص ۸۹۴ ص ۸۹۵ ص ۸۹۶ ص ۸۹۷ ص ۸۹۸ ص ۸۹۹ ص ۹۰۰ ص ۹۰۱ ص ۹۰۲ ص ۹۰۳ ص ۹۰۴ ص ۹۰۵ ص ۹۰۶ ص ۹۰۷ ص ۹۰۸ ص ۹۰۹ ص ۹۱۰ ص ۹۱۱ ص ۹۱۲ ص ۹۱۳ ص ۹۱۴ ص ۹۱۵ ص ۹۱۶ ص ۹۱۷ ص ۹۱۸ ص ۹۱۹ ص ۹۲۰ ص ۹۲۱ ص ۹۲۲ ص ۹۲۳ ص ۹۲۴ ص ۹۲۵ ص ۹۲۶ ص ۹۲۷ ص ۹۲۸ ص ۹۲۹ ص ۹۳۰ ص ۹۳۱ ص ۹۳۲ ص ۹۳۳ ص ۹۳۴ ص ۹۳۵ ص ۹۳۶ ص ۹۳۷ ص ۹۳۸ ص ۹۳۹ ص ۹۴۰ ص ۹۴۱ ص ۹۴۲ ص ۹۴۳ ص ۹۴۴ ص ۹۴۵ ص ۹۴۶ ص ۹۴۷ ص ۹۴۸ ص ۹۴۹ ص ۹۵۰ ص ۹۵۱ ص ۹۵۲ ص ۹۵۳ ص ۹۵۴ ص ۹۵۵ ص ۹۵۶ ص ۹۵۷ ص ۹۵۸ ص ۹۵۹ ص ۹۶۰ ص ۹۶۱ ص ۹۶۲ ص ۹۶۳ ص ۹۶۴ ص ۹۶۵ ص ۹۶۶ ص ۹۶۷ ص ۹۶۸ ص ۹۶۹ ص ۹۷۰ ص ۹۷۱ ص ۹۷۲ ص ۹۷۳ ص ۹۷۴ ص ۹۷۵ ص ۹۷۶ ص ۹۷۷ ص ۹۷۸ ص ۹۷۹ ص ۹۸۰ ص ۹۸۱ ص ۹۸۲ ص ۹۸۳ ص ۹۸۴ ص ۹۸۵ ص ۹۸۶ ص ۹۸۷ ص ۹۸۸ ص ۹۸۹ ص ۹۹۰ ص ۹۹۱ ص ۹۹۲ ص ۹۹۳ ص ۹۹۴ ص ۹۹۵ ص ۹۹۶ ص ۹۹۷ ص ۹۹۸ ص ۹۹۹ ص ۱۰۰۰ ص

بسم اللہ کے آغاز میں اقرا، ابتدا یا ائتلا مخدوف ہے یعنی اللہ کے نام سے پڑھنا یا شروع کرنا یا تلاوت کرنا ہوں۔ ہم ہم کے شروع کرنے سے پہلے ہم اللہ پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ حکم دیا گیا ہے کہ کھانے، نوش، وضو اور جماع سے پہلے ہم اللہ پڑھیں۔ تاہم قرآن کریم کی تلاوت کے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم سے پہلے ((اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) پڑھنا بھی ضروری ہے ((وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ))۔

الحل ۹۸۔ "جب تم قرآن کریم پڑھنے لگو تو اللہ کی جانب میں شیطان رجیم سے پناہ مانگو۔" ((الْحَمْدُ)) میں ال، استغراق یا انحصار کے لیے ہے یعنی تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں یا اس کے لیے خاص ہیں۔ کسی کے تعریف کا اصل مستحق اور سزاوار صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ کسی کے اندر کوئی خوبی، حسن یا مکمل ہے تو وہ بھی اللہ

۱) سورۃ الفاتحہ قرآن مجید کی سب سے پہلی سورت ہے جس کی احادیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔ فاتحہ کے معنی آغاز اور ابتدا کے ہیں اس لیے اسے الفاتحۃ یعنی فاتحۃ الکتاب کہا جاتا ہے۔ اس کے اور بھی متعدد نام احادیث سے ثابت ہیں مثلاً: الْقُرْآنُ الشَّيْخُ الْمَقَالِيُّ الْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الشَّيْخُ الرَّقِيقُ (وم) جس طرح ایک صحابی نے ایک بچہ کو ڈسے ہوئے کو اس سے دم کیا تو اسے آرام آیا، نبی ﷺ نے فرمایا "تجھے کس طرح معلوم ہوا کہ یہ دم ہے؟" (صحیح البخاری، کتاب الاحارۃ، باب رقم ۱۶۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب جواز اخذ الاحارۃ... الخ وغیرہا من الاسماء۔ اس کا ایک اہم نام "الصلوۃ" بھی ہے، جیسا کہ ایک حدیث قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ((فَسَمِعْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي)) - (الحدیث۔ صحیح مسلم۔ کتاب الصلوۃ) "میں نے صلوۃ (نماز) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے" مراد سورۃ فاتحہ ہے جس کا نصف حصہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اس کی رحمت و ربوبیت اور عدل و بلا شہادت کے بیان میں ہے اور نصف حصے میں دعا و مناجات ہے جو بندہ اللہ کی بارگاہ میں کرتا ہے۔ اس حدیث میں سورۃ فاتحہ کو "نماز" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جس سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں اس کا پڑھنا بہت ضروری ہے۔ چنانچہ نبی ﷺ کے ارشاد میں اس کی خوب وضاحت کر دی گئی ہے فرمایا: ((لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) - (صحیح البخاری و صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ باب وجوب القراءة... الخ) "اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی۔" اس حدیث میں (مَنْ) کا لفظ عام ہے جو ہر نمازی کو شامل ہے۔ منقوہ ہو یا امام یا امام کے پیچھے مقتدی۔ سری نماز ہو یا جہری فرض نماز ہو یا نفل۔ ہر نمازی کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔ اس عموم کی مزید تاکید اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ نماز فجر میں بعض صحابہ کرام بھی نبی ﷺ کے ساتھ قرآن کریم پڑھتے رہے جس کی وجہ سے آپ پر قرات ہو جی بھل ہو گئی نماز ختم ہونے کے بعد جب آپ نے پوچھا کہ تم بھی ساتھ پڑھتے رہے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا ((لَا تَفْعَلُوا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ فَإِنَّهُ لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا))۔ "تم ایسا مت کیا کرو (یعنی ساتھ ساتھ مت پڑھا کرو) البتہ سورۃ فاتحہ ضرور پڑھا کرو، کیونکہ اس کے پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔" (ابوداؤد ترمذی، نسائی) اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ صَلَّى صَلَوةً لَمْ يَقْرَأْ بِهَا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ فَجَعَلَ جَنَاحَ نَافِلًا غَيْرَ تَمَامٍ))۔ "جس نے بغیر فاتحہ کے نماز پڑھی وہ ناقص ہے مکمل نہیں"۔ "میں مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا۔ ابو ہریرہ سے عرض کیا گیا: ((أَنَا تَكُونُ وَرَاءَ الْأَمَامِ))۔ (امام کے پیچھے بھی ہم نماز پڑھتے ہیں اس وقت کیا کریں؟) حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: ((اقْرَأْ بِهَا فَإِنْ نَفْسَكَ))۔ (امام کے پیچھے تم سورۃ فاتحہ اپنے جی میں پڑھو) (صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ باب نموا) مذکورہ دونوں حدیثوں سے واضح ہوا کہ قرآن مجید جس جو آتا ہے: ((وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا))۔ (الاعراف۔ ۲۰۳) "جب قرآن پڑھا جائے تو سنو اور خاموش رہو" یا حدیث ((وَإِذَا قَرَأْتَ فَأَنْصِتْ))۔ (بشرط صحت) "جب امام قراءت کرے تو خاموش رہو" کا مطلب یہ ہے کہ جہری نمازوں میں مقتدی سورۃ فاتحہ سے قبل یا بعد یا سورت کے بعد کے علاوہ باقی قرات خاموشی سے سنیں۔ امام کے ساتھ قرآن نہ پڑھیں۔ یا امام سورۃ فاتحہ کی آیات وقفوں کے ساتھ پڑھے تاکہ مقتدی بھی احادیث صحیحہ کے مطابق سورۃ فاتحہ پڑھ سکیں یا امام سورۃ



وَرَأَيْكَ سَتَعِينُ ﴿١﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿٢﴾ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴿٣﴾  
چاہتے ہیں ﴿۱﴾ ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا ﴿۲﴾ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ﴿۳﴾ ان کی نہیں جن پر

تعالیٰ کا پورا کر وہ ہے اس لیے حمد (تعریف) کا مستحق بھی وہی ہے۔ ﴿اللَّهُ﴾ یہ اللہ کا ذاتی نام ہے اس کا استعمال کسی اور کے لیے جائز نہیں۔ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ یہ کلمہ شکر ہے جس کی بڑی فضیلت احادیث میں آئی ہے۔ ایک حدیث میں ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ کو افضل الذکر اور الفحمدہ کو افضل الدعاء کیا ہے۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء من دعوة المسلم مستجاباً) صحیح مسلم اور سنن نسائی کی روایت میں ہے۔ (الفحمدہ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ)۔ (الفحمدہ۔) میزان کو بھر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء) اسی لیے ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ ہر کما سے پر پڑے پر بندہ اللہ کی حمد کرے۔ (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء... الخ باب استحباب حمد اللہ... الخ)

﴿رَبِّ﴾ اللہ تعالیٰ کے اسلئے حسنی میں سے ہے جس کے معنی ہیں ہر چیز کو پیدا کر کے اس کی ضروریات مہیا کرنے اور اس کی تکمیل تک پہنچانے والا۔ اس کا استعمال بغیر اضافت کے کسی اور کے لیے جائز نہیں۔ (عالمین، عالم (جہان) کی جمع ہے۔ ویسے تو تمام مخلوق کے مجموعے کو عالم کہا جاتا ہے اسی لیے اس کی جمع نہیں لائی جاتی۔ لیکن یہاں اس کی ربوبیت کاملہ کے اظہار کے لیے عالم کی بھی جمع لائی گئی ہے جس سے مراد مخلوقات کی الگ الگ جنسیں ہیں۔ مثلاً عالم جن، عالم انس، عالم ملائکہ اور عالم وحوش و طیور وغیرہ۔ ان تمام مخلوقات کی ضرورتیں ایک دوسرے سے قطعاً مختلف ہیں لیکن رَبُّ الْعَالَمِينَ سب کی ضروریات ان کے احوال و ظروف اور طبع و اجسام کے مطابق مہیا فرماتا ہے۔

﴿وَحُشِّنَ بَرْدُ فُلَانٍ﴾ اور وَحِشِمَ بَرْدُ فُلَانٍ ہے۔ دونوں مہالے کے صنف ہیں جن میں کثرت اور دوام کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا ہے اور اس کی یہ صفت دیگر صفات کی طرح دائمی ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں: رَحْمَنٌ کی نسبت زیادہ مبالغہ ہے اسی لیے رَحْمَنُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ کہا جاتا ہے۔ دنیا میں اس کی رحمت عام ہے جس سے بلا تخصیص کافرو مومن سب فیض یاب ہو رہے ہیں اور آخرت میں وہ صرف رَحِیمٌ ہو گا یعنی اس کی رحمت صرف مومنین کے لیے خاص ہوگی۔ ﴿فَسَاكُنْ بِهَا الَّذِينَ يُتَّقُونَ وَالَّذِينَ تَزَكَّوْا وَلِلَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ﴾۔ (الاعراف ۱۵۲) میں وہ رحمت ان لوگوں کے لئے ضرور نکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ﴿اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ﴾

دنیا میں بھی اگرچہ مختلف عمل کا سلسلہ ایک حد تک جاری رہتا ہے تاہم اس کا مکمل ظہور آخرت میں ہو گا اور اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے اچھے یا برے اعمال کے مطابق مکمل جزا اور سزا دے گا۔ اسی طرح دنیا میں عارضی طور پر اور بھی کئی لوگوں کے پاس تحت الاسباب اعتبارات ہوتے ہیں لیکن آخرت میں تمام اعتبارات کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس روز فرمائے گا: ﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟﴾ (آج کسی کی بادشاہی ہے؟) پھر وہی جواب دے گا: ﴿لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾۔ (المؤمن ۴۲) صرف ایک غائب اللہ کے لیے ﴿يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي مَنَاجِدِهِمْ﴾ (الانفطار ۱۹) اس دن کوئی ہستی کسی کے لیے اختیار نہیں کرے گی نہ اس معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہو گا۔ یہ ہو گا جزا و عذاب۔

۱ عبادت کے معنی ہیں کسی کی رضا کے لیے انتہائی تذلّل و عاجزی اور مکمل خشوع کا اظہار۔ اور بقول ابن کثیر "شریعت

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿٤﴾

غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔ ﴿۴﴾

۱ اصل رحمت مغضوب اور خوف کے مجموعے کا نام عبادت ہے یعنی جس ذات کے ساتھ محبت ہو اس کی مافوق الاسباب عبادت کے سامنے عاجزی و سہمی کا اظہار بھی ہو اور اسباب و مافوق الاسباب ذرائع سے اس کی گرفت کا خوف بھی ہو۔ سیدھی عبادت عِبَادَتُكَ وَتَسْتَعِينُكَ (ہم تیری عبادت کرتے اور تجھ سے مدد چاہتے ہیں) ہوتی، لیکن اللہ تعالیٰ نے یہاں مفعول کو غیر مضموم کر کے ﴿إِيَّاكَ تَعْبُدُونَ وَإِيَّاكَ تَسْتَعِينُونَ﴾ فرمایا جس سے مقصد انحصار پیدا کرنا ہے، یعنی "ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں" اس اعتبار سے نہ عبادت اللہ کے سوا کسی اور کی جائز ہے اور نہ استغاثت ہی کسی سے جائز ہے۔ ان الفاظ سے شرک کا سد باب کر دیا گیا ہے، لیکن جن کے دلوں میں شرک کا روگ راکھ رہا ہو گا یہ وہ مافوق اسباب و راحت الاسباب استغاثت میں فرق کو نظر انداز کر کے عوام کو مغالطے میں ڈال دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو ہم عبادت کرتے ہیں تو ان کو کس سے مدد حاصل کرتے ہیں بیوی سے مدد چاہتے ہیں، ڈرائیور اور دیگر انسانوں سے مدد کے طالب ہوتے ہیں اس طرح وہ یہ یاد کرتے ہیں کہ اللہ کے سوا اوروں سے مدد مانگنا بھی جائز ہے۔ حالانکہ اسباب کے ماتحت ایک دوسرے سے مدد مانگنا مردود کرنا یہ شرک نہیں ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا نظام ہے جس میں سارے کام ظاہری اسباب کے مطابق ہی ہوتے ہیں حتیٰ کی انبیاء بھی انسانوں کی مدد حاصل کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ﴿مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ؟﴾ (ص ۱۲) "اللہ کے (دین کے) لیے کون میرا مددگار ہے؟" اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو فرمایا ﴿تَعَالَوْا عَلَى الْبَيْتِ الْقُدُسِيِّ﴾۔ (المائدہ ۲) "میں اور تقویٰ کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد کرو" ظاہریات ہے کہ یہ تعدول منع ہے نہ شرک بلکہ مطلب و محمود ہے۔ اس اصطلاحی شرک سے کیا تعلق؟ شرک تو یہ ہے کہ ایسے شخص سے مدد طلب کی جائے جو حق میں اسباب کے لحاظ سے مدد نہ کر سکتا ہو، جیسے کسی فوت شدہ شخص کو مدد کے لیے پکارنا اس کو مشکل کشا اور حاجت روا کرنا اس کو نافع و ضار بلکہ راکھ اور دور و نزدیک سے ہر ایک کی فرائض کی صلاحیت سے بہرہ ور تسلیم کرنا۔ اس کام سے مافوق اسباب طریقے سے مدد طلب کرنا اور اسے خدائی صفات سے متصف بنانا اسی کا نام شرک ہے، جو بد قسمتی سے محبت اولیاء کے نام پر مسلمان ملکوں میں عام ہے۔ اَعَاذُنَا اللَّهُ مِنْهُ

۱ توحید ربوبیت توحید الوہیت اور توحید صفات۔  
توحید ربوبیت کا مطلب ہے کہ اس کائنات کا خالق، مالک، رازق اور مدبر صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اس توحید کو ملاحظہ و تدبیر کے علاوہ تمام لوگ مانتے ہیں حتیٰ کہ مشرکین بھی اس کے قائل رہے ہیں اور ہیں، جیسا کہ قرآن کریم نے مشرکین مکہ کا یہ حال بیان کیا ہے۔ مثلاً فرمایا:

"تَعْبُدُونَ اِلٰهًا سِوَايَ الَّذِي يَخْلُقُكُمْ فَاَنْتُمْ اَعْدَاؤُهُ اِنَّكُمْ كَافِرُونَ" (یوسف ۳۱)

۲ "تو تم اللہ کے سوا کسی اور کو عبادت کرتے ہو، حالانکہ وہی تم کو پیدا کرنے والا ہے، (یوسف ۳۱)

۳ "تو تم اللہ کے سوا کسی اور کو عبادت کرتے ہو، حالانکہ وہی تم کو پیدا کرنے والا ہے، (یوسف ۳۱)







بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ